اداریہ : بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

حرف آغاز

گذشتہ دنوں جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کے شعبہ تخصص کے شرکاء کا پشاور یونیورسٹی اور ملاکنڈ یونیورسٹی کا تربیتی دورہ ہوا۔ اِس دورے سے شرکاء کو کافی فائدہ ہوا۔ جامعہ کی کوشش ہے کہ جدید اور قدیم علوم کے حاملین کے مابین موجودہ خلیج کو پاٹ کر ہم آہنگی اور ذہنی قرب کو فروغ دیا جائے تاکہ مستقبل میں ملت کو جامع شخصیت کے حامل راہنما میسر آسکیں عزم ہے کہ اِس قسم کے دورے تواتر سے ہوں گے تاکہ مقصد کا حصول ممکن ہوسکے۔ شرکاء وفد کے ایک رکن عامر نواز اس دورے کا مختصر روائیداد لکھی ہے۔ یہ روائیداد نظرِ قارئین ہے۔ از ادارہ ......

جامعہ المرکز الاسلامی کے شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طلباء کرام اور آساتذہ کا ایک آٹھ رکنی وفد 7 رمئی کو صبح سات بجے جامعہ سے تعلیمی دورے پر پشاور روانہ ہوگیا۔ اور الحمد اللہ تقریباً بارہ بجے پشاور پہنچ گیا۔ چونکہ اس وفد کا یہ تعلیمی دورہ ایک نظم وضبط کے تحت تھا جس کے لیے پہلے سے ٹائم ٹیبل اور لائحہ عمل تیار کیا گیا تھا اور اپنا ٹائم ٹیبل ایک دن پہلے سے ان اداروں کو پہنچا دیا تھا۔ جن اداروں کا دورہ کرنا اس وفد کے شیڈول میں شامل تھا۔

چونکہ سب سے پہلے یعنی 7 رمئی کو 12:00 بجے سے 04:00 بجے تک قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی آفس پشاور جانا تھا۔ لہٰذا اپنے شیڈول کے مطابق 12:00 بجے یہ وفد این۔ آر۔ ڈی۔ ایف آفس پشاور پہنچ گیا۔ جن کا وہاں پر بھرپور استقبال کیا گیا۔ اور تھوڑی ہی دیر کے بعد محترم جلال الدین ایڈوکیٹ صاحب محترم تحسین اللہ صاحب وغیرہ جو قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی پشاور کے سرکردہ رہنما ہیں۔ ان کے ساتھ ایک مجلس ہوئی۔ جس میں انہوں نے سب سے پہلے قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی کے متعلق بہت کچھ بتایا۔ جس سے ہمیں وہ معلومات حاصل ہوئی جو یقیناً ہمیں پہلے سے معلوم نہیں تھی۔ اور پہلی بار ہمیں پتہ چلا کہ قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی ایک ایسا ادارہ ہے کہ جو بھی کام کرتا ہے تو ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس میں ہمارے علمائے کرام کی رہنمائی ضرور شامل ہو اور اگر اس میں کوئی غیر شرعی عنصر شامل ہو یا غیر شرعی ہونے کا شک بھی ہو تو یہ ادارہ اس پروجیکٹ کو لینے سے معذرت کر دیتا ہے اگر چہ اس قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی میں کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو۔ جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔

اسی طرح انہوں نے پولیو کے متعلق بھی بہت کچھ بتایا۔ جو یقیناً قابل قدر ہے۔ کیونکہ اس پروجیکٹ میں بھی ہمارے بڑے بڑے علماء کرام کا ایک اہم کردار ہے۔

اور پھر یہ وفد شام کو پشاور یونیورسٹی چلا گیا۔ چونکہ یونیورسٹی میں باقاعدہ تعلیمی دورے کا وقت آگلے دن صبح 10:00 بجے سے 02:00 بجے تک تھا۔ البتہ رات کا قیام پشاور یونیورسٹی میں تھا۔ اس لیے شام کو یہ وفد یونیورسٹی اور دیگر تفریحی مقامات میں جا کر لطف اندوز ہوا۔ رات کے قیام وطعام کے اعتبار سے پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر قبلہ آیاز صاحب نے بہت عمدہ انتظامات اور سہولیات فراہم کیے۔

صبح سویرے 8 رمئی کو یہ وفد جامعہ عثمانیہ پشاور روانہ ہوئی۔ وہاں کے اساتذہ کرام اور شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طلبہ نے شاندار استقبال کیا جامعہ عثمانیہ پشاور کے اساتذہ ہمارے تخصص کے نصاب تعلیم سے بہت متاثر ہوئے اور وہ بہت حیران ہوئے کہ اتنے کم مدت یعنی ایک سال کے اندر اندر تدریسی مرحلہ کا مکمل ہونا، کرامت ہی ہے ورنہ دوسرے ادارے اس جیسے کورس کو تقریباً دو سال میں بمشکل ختم کرتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے ہمیں جامعہ عثمانیہ کے تخصص کے نصاب اور نظام تعلیم پر بریفینگ دی جو یقیناً قابلِ قدر تھا۔ چونکہ تخصص فی الفقہ الاسلامی کا نصاب کوئی مقرر کردہ نہیں ہے اس لیے تمام دینی مدارس کے اساتذہ کرام کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اپنے طلباء کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کیے جائیں اور مختلف قسم کے کورس کرائے جائیں۔ اس لئے تمام مدارس کے تخصص کے نصاب کے الگ الگ امتیازات ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر تمام مدارس دینیہ کے مہتممین اور اساتذہ کرام آپس میں بیٹھ کر تخصص فی الفقہ الاسلامی کیلئے ایک ایسا نصاب مقرر کرلے جو تمام مدارس کے نصابوں کا مجموعہ ہو اگر چہ تخصص کا تعلیمی دورانیہ کئی سالوں پر مشتمل ہو تو یقیناً یہ ایک قابل قدر کارنامہ ہوگا۔ اور اس سے فائدہ بھی تمام طلباء کو یکساں ہوگا۔ اور ہمارے مفتیان کرام ہر اعتبار سے مفتی کہلانے کے لائق ہونگے۔ ہماری یہی آرزو ہے کہ کب اس خیال کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے۔

جامعہ عثمانیہ کے کامیاب دورے کے بعد ہمارا یہ وفد جب پشاور یونیورسٹی پہنچ گیا تو ہماری توقع سے بڑھ کر استقبال کیا گیا اور ہمیں مکمل پروٹوکول دے کر اسلامک ڈیپارٹمنٹ کے دورے کرائے گئے۔

یونیورسٹی کے ڈائریکٹرز صاحبان اور علماء کرام جو یونیورسٹی کے اسلامک ڈیپارٹمنٹس کے پروفیسر صاحبان تھے۔ ان سے ایم فل اور پی ایچ ڈی" M.Phil and P.H.D " کے نظام تعلیم اور نصاب پر گفت وشنید ہوئی۔ بقول ان ڈائریکٹرز صاحبان کے یونیورسٹیوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی میں اگر چہ اسلامی لیٹریچر پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن عملی طور پر کوئی ماحول نہیں ہوتا اس لئے ان

طلباء وطلبات پر اکثر طور پر اسلامی تشخص ظاہر نہیں ہوتا۔ پشاور یونیورسٹی کے کامیاب دورے کے بعد یہ وفد ملاکنڈ یونیورسٹی کے دورے پر روانہ ہوگئی۔ اور مغرب کی نماز کے وقت ملاکنڈ یونیورسٹی پہنچ گئی۔ ملاکنڈ یونیورسٹی کے مختلف ڈیپارٹمنٹس دیکھے گئے چونکہ یہ یونیورسٹی ابتدائی دور سے گزر رہی ہے اس لئے اتنی منظم نہیں ہے جتنی پشاور یونیورسٹی ہر اعتبار سے منظم ہے۔

اگلے دن سوات کے تفریحی مقامات کی سیر کیلیئے روانہ ہوگئے۔ سوات کے سرسبز شاداب اور بلند و بالا پہاڑوں سے ہوتے ہوئے مالم جبہ پہنچے۔ اور ان خوبصورت قدرتی مناظر سے کافی دیر تک لطف اندوز ہوئے اور پھر واپس روانہ ہوئے۔ اور جب ہم المرکز الاسلامی پہنچے تو آدھی رات ہو چکی تھی۔

اس سہ روزہ تعلمی دورے کے فوائد یقیناً کافی زیادہ ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا۔ کہ دینی مدارس اور عصری تعلیمی اداروں کے درمیان جو بعد اور دوری ہے اس کو قرب میں تبدیل کرنے اور اپسمیں علمی بحث ومباحثہ کرنے سے کافی فائدے ہونگے۔ جو دینی اور عصری دونوں اعتبار سے فائدہ مند ثابت ہونگے۔

......☆☆☆☆☆......